الاسلام سوال و جواب
www.islamQA.com

وخت کرنے کے لیے قیمت بڑھانا جائز
کرقسطوں میں فروخت کرنا جائز ؟

الحمد
ع التقسیط میں
جاتي اور اس کي مکمل یا کچھ قیمت معلوم مدت
اور
یں ادا کي جاتي .
م جاننے کي اہمیت:

ان مسائل میں سے اس
تمام کرنا ضروري اس لیے کہ اس وقت دوسري
جنگ
ي امتوں اور افراد میں پھیل چکا .
سامان بنانے اور باہر
اري کرتے اور اپنے گاہکوں کو بھي قسطوں میں
فروخت
اد، اور مختلف قسم کے آلات وغیرہ .
بھي اس پھیلاؤ کا
د خرید کر اپنے ایجنٹوں کو ادھار قیمت(قسطوں
پر
وخت کرتے ہیں.
میں فروخت کرنے کے حکم:

جواز میں نص وارد ،
کرنے والي بیع کا نام .
لم نے عائشہ رضي اللہ
م صلي اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودي سے ادھار
کي درع رہن رکھي.صحیح بخاري حدیث نمبر(
2068)
مسلم حدیث نمبر(1603).
ادھار کرنے کي بیع پر
ي قیمت ادھار کرنے کي بیع ، اس میں غایت یہ

طیں اور ہر قسط کي مدت مقرر ہوتي .
رعي میں اس کا کوئي فرق
ت ایك ہو یا کئي ایك مدتیں مقرر کي ہوں.
تعالي عنہا بیان کرتي
نہا آئیں اور کہنے لگي: میں نے اپنے مالکوں سے
ایك اوقیہ دینا ... صحیح بخاري حدیث نمبر (
2168).
دھار قسطوں میں قیمت کي
جواز کي دلیل .
دھار کرنے میں جواز کي
ي دلیل اور نص نہیں ملتي کہ ادھار کي وجہ سے
قیمت بھي
کرني جائز .
اکرام اس مسئلہ کے حکم
ختلاف کرتے ہیں:
ء اس کي حرمت کے قائل ہیں
کہ یہ سود .
کہ: اس لیے کہ اس میں
قیمت مدت کے عوض میں اور یہ ہي سود .
ماء کرام جن میں آئمہ
اس کے جواز کے قائل ہیں.
جواز کي عبارات پیش کي
جاتي ہیں:
مذہب میں کہ:
مدت کے عوض قیمت بڑھ جاتي
بدائع الصنائع (5/ 187).
الکي مذہب:
قیمت میں سے کچھ مقدار
) بدایہ المجتہد (2/ 108).
شافعي مذہب:
رمیں چھ کے برابر
یز للغزالي (1/ 85)
نبلي مذہب:
میں سے کچھ حصہ لیتي)
ي ابن تیمیہ (29/ 499).
ن کتاب وسنت سے دلائل

بعض ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:
ن باري تعالي :

ي ن بيع حلال كي }
البقر (275).
اعتبار سے بيع كي سب
مدت كے عوض میں قیمت زیادہ كرنا داخل .
م پر الله تعالي نے اس
ح فرمایا:
و تم آپس میں ایك دوسرے
ي كہ تم اري آپس كي رضامندي سے خرید و فروخت
و}
النساء (29).
وم كے اعتبار سے طرفین
ز پر دلالت كرتي ، لهذا جب خریدار اور تاجر
مدت
ں اتفاق كرلیں تو بیع صحیح ہوگي.
رحمہ الله تعالي نے
ایت كیا و بیان كرتے ہیں كہ نبي كریم صلي
ہو كھجوروں میں دو اور تین برس كي بیع سلف
كرتے
ي الله علیہ وسلم نے فرمایا:
ھي كسي چیز كي بیع سلف كي
علوم میں بیع كرے)صحیح بخاري حدیث نمبر (2086)
.
اجماعا جائز ، اور
كرام نے بیان كیا كہ اس كي حكمت یہ كہ
اصل كرتا اور فروخت كرنے والا مال پر حاصل
كے خرید و فروخت میں مدت كا قیمت میں حصہ ،
كا كوئي حرج نہیں. دیكھیں: المغني (6/385).
عوض میں قیمت زیادہ
ور اس پر كوئي اعتراض نہیں، لهذا اس صورت كي
بیع
راع كي مانند .
حمہ الله تعالي سے مدت
م كے متعلق سوال كیا گیا تو ان كا جواب تھا:

الاسلام سوال و جواب
www.islamQA.com

یں کوئي حرج نہیں، اس
ور آج تک مسلمان اس طرح کے معاملات کررہے ہیں،
اع کي مانند ہي ، اور بعض شاذ اہل علم نے مدت
اور ان کا گمان کہ یہ سود ، اس قول کي
، اس لیے کہ تاجر نے جب ادھار سامان فروخت کیا
ع حاصل کرنے پر متفق ہوا اور خریدار بھي مہلت
اور مدت
ونکہ وہ نقد قیمت ادا کرنے کي استطاعت نہیں
ریق اس معاملہ سے نفع حاصل کرتے ہیں.
اللہ علیہ وسلم سے بھي
لت کرتا ہے کہ نبي کریم سے عبداللہ بن
لشکر تیار کرنے کا حکم دیا، تو وہ ادھار میں
ایک
معاملہ اللہ سبحانہ وتعالي کے مندرجہ ذیل
بھي داخل ہوتا :
ہو! جب تم آپس میں میعاد
ین کرو تو اسے لکھ لیا کرو} البقرۃ (282).
بھي جائز قرضوں میں سے
اور یہ بیع سلم کي جنس میں سے ہي .. اھ
: فتاوي اسلامیہ (2/331).

لیے دیکھیں: کتاب "بیع
اکٹر رفیق یونس المصري.
ل اعلم .